بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ○ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۲۹

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
**ALFAZL**
RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| جلد ۶۰/۲۵ | ۱۹ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۷ شہادت ۱۳۵۰ہش ۱۷ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۷ |
|---|---|---|

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## اللہ تعالیٰ کے مصنوعات پر نظر کر کے ہم اُس کو پہچان سکتے ہیں

## لیکن اُس نے اپنی شناخت اور معرفت کے اور بہت سے نشانات مسلمانوں کو عطا کئے ہیں

"اسلام یہ سکھاتا ہے کہ کوئی چیز خود بخود نہیں خواہ وہ ارواح ہوں یا اجسام، سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ ہر چیز کا مبدء فیض اور سرچشمہ وہی ہے۔ اس لحاظ سے اس کے مصنوعات پر نظر کر کے ہم اس کو پہچان سکتے ہیں۔ پس یہ دلیل اگر کام دے سکتی ہے اور مفید ہو سکتی ہے تو مسلمانوں کے لئے لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنی ہی معرفت مسلمانوں کو نہیں دی بلکہ اپنی شناخت اور معرفت کے اور بہت سے نشانات ان کو دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور پھر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یعنی جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر انہوں نے استقامت دکھائی اور کوئی مشکل اور مصیبت انہیں اس اقرار سے پھرا نہیں سکی ان پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ یہ بڑا بھاری طریق ہے خدا کو پہچاننے کا۔ اس سے وہ یقین پیدا ہوتا ہے جو انسان کو نجات کا وارث بنا دیتا ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا ہو جاوے تو انسان کی زندگی میں ایک معجز نما تبدیلی ہوتی ہے۔ وہ گناہ آلود زندگی سے نکل آتا ہے اور پاکیزگی اور طہارت کا جامہ پہن لیتا ہے اور یہی نجات ہے جو اس کو گناہ سے بچا لیتی ہے۔ اس کے ثمرات اور برکات خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل پیدا ہونے لگتے ہیں اور معجزات اور نشانات مشاہدہ کرائے جاتے ہیں۔

اب چونکہ زمین و آسمان پر مدت ہائے دراز گذر گئی ہیں اس لئے نرا اُن کا وجود یقین کے لئے کافی نہیں۔ اگر یہ کافی ہوتے تو لوگ دہریہ کیوں بنتے؟ میں یقیناً کہتا ہوں کہ دوسرے لوگ دہریوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قائل نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے سامنے لاؤ۔ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ مان جاویں مگر ہم یہ دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ لاجواب ہو جائیں گے۔ وہ طریق جس سے ہم دہریوں اور دوسروں پر حجت قائم کرتے ہیں وہ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کے اقتداری نشان اور اقتداری پیشگوئیاں۔ اسلام پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحم ہے کہ ایک سچا مسلمان یہاں تک ترقی کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کو مکالمہ مخاطبہ نصیب ہو جاتا ہے مگر یہ سب کچھ تقویٰ سے نصیب ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

71

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ارشہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی، الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۱۶ ارشہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت ان ہر دو مقدس اور بابرکت وجودوں کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ ۱۲ اپریل کو راولپنڈی میں محترمہ قیصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کا پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللھم آمین

---

ربوہ۔ محترم چوہدری محمد شریف صاحب ۱۳ ارشہادت ۱۳۵۰ ہش مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۷۱ء اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب نے اس روز ریلوے سٹیشن پر کثیر تعداد میں جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب نے آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کو خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

---

کراچی (بذریعہ تار) مکرم نصیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب کی حالت تشویشناک ہے۔ ڈاکٹروں نے بہت تشویش کا اظہار کیا ہے احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔

---

محترم اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی طبیعت چند ہفتوں سے ناساز چلی آرہی ہے اعصابی کمزوری کے باعث ٹانگوں میں شدید درد اور ضعف رہتا ہے رات کو نیند نہیں آتی۔ زکام اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ شہادت ۱۳۴۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا

آجکل دنیا نے حق تعالیٰ کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور نرا اسباب پر تکیہ کر لیا ہے۔ بیشک مسلمان اور عیسائی اور ہندو بھی آجکل جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی کہتے ہیں کہ جیسا خدا تعالیٰ کی مرضی مگر حقیقت یہ ہے کہ عملاً لوگ خدا تعالیٰ کی مرضی پر بہت کم اعتبار کرتے ہیں اور اسباب پر زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر مسلمان بھی اب خدا تعالیٰ پر برائے نام ہی ایمان رکھتے ہیں اور ہر بات کی مادی وجوہات پر زیادہ یقین رکھتے ہیں۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل دی ہے اور مادی اعضا بھی دیئے ہیں مگر غور کیا جائے تو انسان کی عقل بھی محدود ہے اور اسکے مادی قویٰ بھی محدود ہیں اور انسانی زندگی اتنی وسیع ہے کہ انسان ابھی تک مادی زندگی کے اسباب پر بھی ایک ذرہ کے برابر حاوی نہیں ہو سکا۔ علم الابدان نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ علم الطب اور اعضا کی بناوٹ کا علم بہت بڑھ گیا ہے مگر ان کا یہ علم بھی اتنا محدود ہے کہ وہ ایک بیماری پر بھی قابو نہیں پا سکا اور نت نئی دریافتیں ہوتی رہتی ہیں آج ایک بات مسلمہ ہے تو کل وہی متروک ہو جاتی ہے اور بیماری کے نئے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں اور نئے اسباب علم میں آ جاتے ہیں

الغرض انسان جتنا علم میں ترقی کرتا جاتا ہے اس کو یہی معلوم ہوتا جا رہا ہے کہ وہ ابھی سمندر کے کنارے سے بھی کہیں دور ہے اس میں پاؤں ڈالنے کی تو نوبت خدا جانے کب آئیگی۔

اسی طرح انسان بعض کاموں کے لئے تمام عقلی سامان مہیا کرتا ہے اور ایک حد تک وہ کامیاب بھی ہوتا ہے مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کو معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس نے سوچا تھا وہ غلط تھا نسر رہ گئی ہے وہ کسر رہ گئی ہے اس طرح دنیاوی اسباب پر انحصار رکھنے والے انسان ایک بیکراں صحرا میں پریشان رہتے ہیں مگر اس کے مقابلہ میں جو لوگ اللہ تعالیٰ پر بھی بھروسہ رکھتے ہیں ان کی اللہ اس طرح مدد کرتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ چنانچہ کسی فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

بہ ناداں آنچناں روزی رساند
کہ دانا اندر آں حیراں بماند

یہ خبر ایک عام بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ یقیناً کامیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَن یتق اللہ یجعل لہ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔

یعنی جو انسان اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت سے نکال دیتا ہے اور اس طرح رزق دیتا ہے کہ

## حدیث النبیؐ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے اندر مسجدیں بنانے کا ارشاد فرمایا اور حکم فرمایا کہ وہ صاف و پاکیزہ رکھی جائیں اور انہیں معطر کیا جائے۔

## قطعات

تبلیغ حق کے واسطے گھر بار اجاڑ کر
یہ کون جا رہے ہیں گریباں پھاڑ کر
دنیا کے ہر کنارے پہ اک روز دیکھنا
جھنڈا خدا کے دیں کا چھوڑینگے گاڑ کر

تیری تبلیغ کا لیکر خروش و جوش نکلے ہیں
تیرے جانباز میداں میں کفن بردوش نکلے ہیں
جبینیں خاک پر ہیں اور نگاہیں عرش اعظم پر
لبوں پر اللہ ہو قرآں در آغوش نکلے ہیں
صنم خانے ہیں لرزاں رقص گاہوں میں سناٹا
جدھر سے وہ نظر نیچی کئے خاموش گزرے ہیں
پلائے جا رہے ہیں بادۂ توحید کے ساغر
محمد رسول اللہ کے مے نوش نکلے ہیں

(تنویر)

وہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔
اس کا مطلب صاف ہے کہ جب انسان کسی مشکل میں گھر جاتا ہے تو بے شک اس کو اس مصیبت سے رہائی کے لئے اپنی عقل اور خدا داد قویٰ کا استعمال بھی لازمی ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو کفران نعمت کا مرتکب ہوگا مگر اپنا سارا انحصار صرف اسباب پر ہی اور دنیا اور اسباب کو تت اور اپنا خدا سمجھ لینا یہ بھی نادرست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام میں ہمسایہ کے حقوق

(از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری)

اسلام دینِ فطرت ہے۔ انسانیت کا فطرتی تقاضا ہے کہ انسان باہم محبت اور اُنس کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ انسان دو محبتوں کے مجموعہ سے مرکب ہے۔ ایک محبتِ خالق، دوسری محبتِ مخلوق۔

مخلوقات کے حقوق کو پہچاننا اور ان کو ادا کرنا انسان کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جملہ حقوق و واجبات کا ذکر فرمایا ہے ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیم کا مختصر خاکہ یوں ہے۔

## آیتِ قرآنی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(النساء ع ۶)

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، مخلوقات میں سے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ دوسرے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں، پاس بیٹھنے والے ساتھیوں، مسافروں اور غلاموں یا خادموں اور ماتحتوں سے احسان سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر انانیت پسند اور غرور کرنے والے ہوں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دیگر حقوق کے علاوہ ہمسایہ کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ہمسایہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے تین لفظ استعمال فرمائے ہیں۔

(۱) الجار ذی القربیٰ۔ رشتہ دار بھی ہے علاوہ ازیں پڑوسی بھی ہے اس کا دوہرا حق ہو جاتا ہے (۲) والجار الجنب، اجنبی اور دُور کا پڑوسی ہو۔ اس کا کوئی رشتہ نہیں۔ لغت میں لکھا ہے الجنب: الغریب، البعید

(۳) تیسرا لفظ اس سلسلہ میں والصاحب بالجنب ذکر فرمایا ہے یعنی اس کا پڑوسی بالکل عارضی ہے چند گھنٹے کے لئے پاس بیٹھتا ہے، آپ کا ہم سفر ہے یا دفتر وغیرہ میں مل کر کام کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر حال میں پڑوسی کا یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اس کی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے، اسے ہر ممکن سُکھ اور آرام پہنچایا جائے۔ اسے کسی قسم کی اذیت اور دُکھ نہ پہنچایا جائے۔

## احادیث نبویہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

(البخاری و مسلم)

کہ جبریل نے پڑوسی کے بارے میں مجھے اس قدر متواتر اور مسلسل تاکید کی ہے کہ مجھے خیال پیدا ہو گیا کہ کہیں وہ پڑوسی کو وارث نہ قرار دے دے۔

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

(مسلم)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر اور اس کی اذیت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

(۳) اسی سلسلہ میں ایک تیسری حدیث نبوی یوں ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يُؤْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ

(مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ بخدا وہ ہرگز مومن نہیں، بخدا وہ ہرگز مومن نہیں، بخدا وہ ہرگز مومن نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور کس کے بارے میں فرماتے ہیں؟ کون مومن نہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص مومن نہیں جس کے پڑوسی کو اس کی ایذا رسانیوں سے امن نہ ہو۔

(۴) ایک حدیث نبوی کے یہ الفاظ خاص توجہ کے قابل ہیں۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

(الترمذی)

کہ اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں سے حسن سلوک کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہوگا جو دنیا میں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے۔

(۵) پانچویں حدیث اس بارے میں یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ

(البیہقی)

کہ جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرنے والا قرار پائے یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے تو اسے چاہیئے کہ جب بات کرے تو سچ بولے۔ اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو وہ امانت کو ادا کر دے اور جس کا بھی وہ پڑوسی ہو اس سے اچھا سلوک کرے۔

اس حدیث میں محبوب الٰہی کا ایک بڑا ذریعہ یہ بیان ہوا ہے کہ انسان اپنے پڑوسی سے حسنِ سلوک کرے۔ پڑوسی خواہ کسی مذہب اور عقیدہ کا ہو بطور پڑوسی حسن سلوک کا حق رکھتا ہے۔

(۶) چھٹی حدیث حقوق ہمسایہ کے بارے میں یوں ہے:-

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ۔

(البیہقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے حضورؐ فرماتے تھے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھا لیتا ہے اور اس کے ساتھ والا پڑوسی بھوکا ہوتا ہے۔

اس حدیث میں پڑوسی کے کھانے کے خیال رکھنے کا ارشاد ہے اسلامی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس امر کا اہتمام کرے کہ اس کا پڑوسی بھوکا نہ رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو اس بات کا خیال نہیں رکھتا۔ مسلمان قرار نہیں دیتے۔

(۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةً تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةً تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ

(البیہقی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں خاتون کی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت

کو بہت چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان کے ذریعہ سے اپنے پڑوسیوں کو بہت اذیت پہنچاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گی۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ فلاں عورت کے متعلق یہ ذکر رہتا ہے کہ وہ روزوں، صدقات اور نمازوں کے نوافل میں کمی کرتی ہے البتہ وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ دیتی ہے، لیکن اپنے پڑوسیوں کو زبان سے کوئی اذیت نہیں پہنچاتی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں جائے گی۔

اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ پڑوسیوں کو اذیت پہنچانا کتنا برا کام ہے نماز، روزہ اور صدقہ و خیرات کو بھی یہ عمل بے اثر بنا دیتا ہے۔

(۸) آٹھویں حدیث اس بارے میں یوں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا
طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ
مَاءَ الْمَرَقَۃِ وَتَعَاھَدْ
جِیْرَانَکَ اَوِ اقْسِمْ
فِیْ جِیْرَانِکَ۔

(الادب المفرد)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو شوربا میں پانی ذرا زیادہ کر لیا کرو۔ اور اپنے پڑوسیوں کا خیال کر کے اُن میں بھی تقسیم کر دیا کرو۔

۹۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارًا یُؤْذِیْنِیْ
فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ
مَتَاعَکَ اِلَی الطَّرِیْقِ
فَانْطَلَقَ فَاَخْرَجَ مَتَاعَہٗ
فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْہِ
فَقَالُوْا مَا شَاْنُکَ قَالَ
لِیْ جَارٌ یُؤْذِیْنِیْ فَذَکَرْتُ
ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَکَ
اِلَی الطَّرِیْقِ فَجَعَلُوْا
یَقُوْلُوْنَ اَللّٰھُمَّ
الْعَنْہُ اَللّٰھُمَّ اَخْزِہٖ
فَبَلَغَہٗ فَاَتَاہُ فَقَالَ
ارْجِعْ اِلٰی مَنْزِلِکَ فَوَاللّٰہِ
لَا اُؤْذِیْکَ۔

(الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا پڑوسی مجھے بہت دکھ دیتا ہے حضورؐ نے اسے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنا سامان نکال کر سڑک پر رکھ دو۔ وہ گیا اور اس نے اپنا سامان باہر نکال کر رکھ دیا۔ لوگ اکٹھے ہو کر پوچھنے لگے کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا رہتا ہے میں نے حضور سے ذکر کیا حضور نے فرمایا کہ جاکر اپنا سامان راستہ پر رکھ دو۔ لوگ اس کے پڑوسی کو برا بھلا کہنے لگے کہ خدا اس کا برا کرے۔ اسے رسوا کرے یہ باتیں اس پڑوسی کو پہنچیں تو وہ آیا اور آکر اس شخص سے عرض کی کہ اپنے گھر واپس چلو۔ سامان بھی لے چلو بخدا آئندہ میں آپ کو کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

اس حدیث میں برے اور ضدی پڑوسی کا ایک خاص علاج بیان ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی ضد کی وجہ سے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کو یہ طریق بتایا تھا جو نہایت مؤثر ثابت ہوا۔

(۱۰) عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ
کُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ عَمْرٍو وَغُلَامُہٗ
یَسْلَخُ شَاۃً فَقَالَ
یَا غُلَامُ اِذَا فَرَغْتَ
فَابْدَاْ بِجَارِنَا الْیَھُوْدِیِّ
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ
الْیَھُوْدِیُّ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ
قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُوْصِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی خَشِیْنَا
اَوْ رُئِیْنَا اَنَّہٗ
سَیُوَرِّثُہٗ

(الادب المفرد)

حضرت مجاہدؒ تابعی روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس تھے ان کا غلام ذبح شدہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ حضرت عبداللہؓ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ فارغ ہونے کے بعد گوشت کی تقسیم کا آغاز ہمارے یہودی پڑوسی سے کرنا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ خدا آپ کا بھلا کرے یہودی سے گوشت کی تقسیم کی ابتدا کرنے کا ارشاد فرما رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا یہ اس لئے کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑوسی کے بارے میں تاکیدی احکام سنے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ہم خطرہ محسوس کرتے تھے کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی قرار نہ دے دیں۔

اس حدیث سے صحابہ کے اس عملی نمونہ کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں اختیار کئے ہوئے تھے۔ کیا دنیا نے کبھی اس سے بہتر معاشرہ دیکھا ہے!

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

جماعت احمدیہ کا قیام اس زمانہ میں اسلامی تعلیمات کے عملی نمونہ کے قائم کرنے کے لئے ہوا ہے اس جگہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف ایک ارشاد درج کرتے ہیں حضورؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم آگے بڑھ رہے ہیں

تازہ رپورٹوں سے پتہ چلا ہے کہ غانا میں اسوکوری (ASOKORE) کے قصبہ میں احمدیہ ہسپتال میں جس کا افتتاح یکم مارچ ۱۹۷۱ء کو ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کام اچھی طرح شروع ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ مریض ۱۰۰ سے زیادہ OUTDOOR PATIENTS ہوتے ہیں۔ اور اس وقت ۱۲ INDOOR PATIENTS ہیں مزید توسیع کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اوپریشن بھی ہو رہے ہیں۔ اب تک ڈاکٹر صاحب انچارج HERNIA - PROSTATE. FISTULA - PILE اور MYCETOMA FOOT قسم کے اوپریشن کر چکے ہیں۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں مذکورہ ہسپتال کی کامیابی کے لئے درخواست ہے۔ یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ڈاکٹر صاحب انچارج کے ہاتھ میں برکت ڈالے تا مریض شفایاب ہوتے جائیں۔ آمین

وہاں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے ایک مسجد بھی بنانے کا پروگرام ہے تا اسلام کا بول بالا ہو۔ اس پروگرام کی کامیابی کے لئے بھی دوست دعائیں جاری رکھیں

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

## اپنے بچوں کو مرکز کے پاک ماحول میں بھیجئے

۱۲ اپریل سے نیا تعلیمی سال شروع ہو چکا ہے اس لئے احباب سے میری درخواست ہے کہ بیرونی اور مسموم اور حد سے بڑھی ہوئی مکدر فضا سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنے بچوں کو جلد از جلد مرکز کے پاک اور پرسکون ماحول میں بھیجئے۔ دیہات سے آنے والے بچے تعلیمی طور پر ہمیشہ خسارے میں رہتے ہیں احباب پوری طرح جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں کوئی ایسی تحریک نہیں جس سے بچوں کی توجہ دینی اور دنیوی تعلیم سے ہٹ کر کسی اور طرف مبذول ہو۔ نہ یہاں گانا بجانا نہ سینما اور نہ کوئی اور کھیل تماشا۔

بورڈنگ ہاؤس میں پوری نگرانی۔ نمازوں کی پابندی قرآن کریم اور دیگر کتب دینیہ کی تدریس و تعلیم منظور شدہ کھیلوں میں باقاعدہ شمولیت۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعائیں اور حضور کے خطبات اور تقاریر اور دیگر بزرگان دین کے مواعظ حسنہ میں لازمی طور پر شامل ہونا اس پر طرہ یہ کہ اخراجات کم زندگی سادہ اور نتائج امتحانات عمدہ اور اعلیٰ دوسرے بچوں کے اداروں کے ہم پلہ۔ غرضیکہ زیادہ کیا لکھوں تجربہ کیجئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم حیدرآباد

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے چھوٹے صاحبزادہ تھے اور ۱۸۹۰ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش کے بعد جلد ہی حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے قادیان آگئے اس طرح حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہنے لگے اور حضور کی پاک صحبت تربیت اور روحانی توجہ سے فیضیاب ہوئے۔ چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:

"میری پیدائش ۵ر دسمبر ۱۸۹۰ء کو بمقام لدھیانہ ہوئی۔ جہاں حضرت والد صاحب مرحوم سرکاری ملازم تھے۔ غالباً ۱۸۹۳ء کے بعد سے مستقل سکونت قادیان میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قیام آپ کے دار میں تھا۔ بچپن سے ۱۸ سال کی عمر تک حضرت مسیح موعودؑ کے روز و شب کے حالات مشاہدہ میں آئے اور اب تک قریباً اسی طرح ذہن میں محفوظ ہیں۔ گورداسپور، بٹالہ، لاہور، سیالکوٹ اور دہلی کے سفروں میں ہمرکاب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آخری بیماری کی ابتداء سے وصال تک حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے پاس رہا۔ حضورؑ نے متعدد مرتبہ مجھ سے لوگوں کو خطوط کے جواب لکھوائے۔ حقیقۃ الوحی کا مسودہ مختلف جگہوں سے فرماتے گئے اور میں لکھتا گیا۔ روزانہ سیر میں آپ کے ساتھ جانا اور جانے کے اہتمام مثلاً قضاء حاجت و وضو کا انتظام اور ہاتھ میں رکھنے کی چھڑی تلاش کر کے دینے سے سینکڑوں دفعہ مشرف ہوا۔ آپ کی کتابوں میں بیسیوں جگہ میرا ذکر ہے آپ کے بہت سے نشانوں کا عینی گواہ ہوں جن دنوں حضور باہر مہمانوں میں کھانا کھایا کرتے تھے دونوں وقت میں بھی شریک ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم عربی میں استسقی السماء کہہ کر پانی مانگا کرتے تھے بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور نے مغرب و عشاء (کی نمازیں) اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں۔ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔ غالباً میں پیدائشی احمدی ہوں۔ نہایت چھوٹی عمر سے اب تک حضور کے دعاوی پر ایمان ہے آپ کے وصال کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو دل سے صدیق اکبر اور سچا خلیفہ تسلیم کیا۔ حضرت خلیفہ اولؓ سے بچپن سے نہایت بے تکلفی اور محبت و پیار کا تعلق تھا ان کی وفات پر سچے دل سے صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو خلیفہ ثانی سمجھا اور سمجھتا ہوں باقاعدہ اور بے قاعدہ مولوی عبدالکریم صاحبؓ حافظ روشن علی صاحبؓ مولوی سرور شاہ صاحبؓ، مولوی محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور حضرت خلیفہ اولؓ سے عربی علوم کے پڑھنے کی کوشش کی۔ ۱۹۱۰ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۱۲ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں داخل ہوا۔ جامعہ احمدیہ کے قیام سے قبل مدرسہ احمدیہ میں مدرس تھا۔ اب جامعہ احمدیہ میں پڑھاتا ہوں۔ اس ملازمت کے علاوہ بعض اور کام بھی خلافت ثانیہ میں سلسلہ کے سرانجام دینے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود سے جو شرف حاصل ہوئے وہ اس لئے لکھے ہیں کہ ابتداء اچھی ہے۔ پڑھنے والے دعا کریں کہ انتہا بھی ایسی اچھی ہو کہ

عروسی بود نوبت ماتمت ۔ اگر بر نکوئی بود خاتمت

(منقول از رسالہ جامعہ احمدیہ قادیان دسمبر ۱۹۳۰ء)

حضرت میر صاحبؓ ہمارے استاد تھے اور ہر ........ شفیق استاد تھے۔ آپ پُروقار اور پُررعب شخصیت کے مالک تھے۔ لیکن شاگردوں کے ساتھ ہمیشہ بے تکلفی، بشاشت اور محبت سے گفتگو کرتے۔ اور مسکراہٹ آپ کے چہرہ پر کھیلتی رہتی تھی طرز بیان نہایت پیارا اور دلکش تھا۔ مسئلہ خواہ کیسا ہی مغلق اور پیچیدہ ہو آپ ایسے آسان طریق پر بیان کرتے کہ ذہنوں میں بیٹھ جاتا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ذہن رسا عطا کیا تھا۔ مذاہب عالم کا بڑا وسیع مطالعہ تھا۔ احادیث پر عبور تھا درس حدیث اس شان سے دیتے کہ سننے والوں کو وجد آجاتا۔ خود بھی روتے اور سننے والوں کو بھی رلاتے۔

تعلیمی لحاظ سے آپ کا کارنامہ مبلغین سلسلہ کو تیار کرنا ہے۔ اس وقت جو علماء اور مبلغین میدان جہاد میں خدمات بجا لا رہے ہیں ان میں اکثریت ان کی ہے جنہوں نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔

مہمان نوازی اور اکرام ضیف کا وصف بھی آپ میں بدرجہ احسن پایا جاتا تھا۔ آپ کے سپرد ایک لمبا عرصہ ناظر ضیافت کا عہدہ رہا۔ جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کے فرائض بھی آپ کے سپرد رہے۔ آپ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک خوش اسلوبی اور کامیابی سے ان فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے اکرام ضیف کی وجہ سے ہر باہر سے آنے والا مہمان محسوس کرتا کہ گویا میں اپنے گھر میں آگیا ہوں۔

غربا پروری اور یتیم نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔ جماعت کے غریب و یتیم اور بے کس افراد کی پرورش، تعلیم اور ترقی کے لئے آپ دن رات کوشاں رہتے۔ بڑی محبت و الفت اور پدرانہ شفقت کا ان کے ساتھ سلوک کرتے دارالشیوخ آپ ہی کی یادگار تھی جس میں سینکڑوں غرباء، معذور اور یتیم بچے آپ کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت پاتے تھے۔

آپ بلند اخلاق کے حامل تھے قول و عمل یکساں تھا۔ عالم باعمل تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کے سوانح زندگی بیان کرتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے۔ آپ نہایت کامیاب مناظر تھے۔ بڑے اطمینان اور دلجمعی سے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیتے اور مجمع پر چھا جاتے۔

آپ معمور الاوقات تھے اور خدمت خلق۔ غرباء و یتامیٰ پروری اور علمی خدمات میں آپ مشغول رہتے لیکن طبیعت پُر مذاق تھی اور آپ ایک زندہ دل انسان تھے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر آپ کا عمل تھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ وہ پیش کرتا ہوں۔ چنانچہ محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان بیان فرماتے ہیں:۔

"موضع بھامڑی میں گڑبڑ کے نتیجہ میں فریقین پر ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ دائر ہو گیا جس میں پندرہ سولہ احمدیوں کو ملزم گردانا گیا حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم اور خاکسار بھی انہیں میں تھے۔ چنانچہ اس مقدمہ کی تاریخ کے لئے ہمیں گورداسپور اور دھاریوال جانا پڑتا تھا ہم صبح کی گاڑی قادیان سے چل کر بٹالہ اتر جاتے اور پٹھانکوٹ کی گاڑی کے لئے اسٹیشن کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد میں آرام کرتے جو بابو محمد شریف صاحب احمدی مرحوم کے آباؤ اجداد نے بنوائی ہوئی تھی۔ اسی جگہ صبح کا ناشتہ بھی کرتے ان دنوں قادیان سے یہ گاڑی منہ اندھیرے ہی روانہ ہوتی تھی۔ اسلئے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ مسجد میں حضرت میر صاحب نے جو امیر قافلہ ہوتے تھے آنیوالوں کی گنتی کی تو معلوم ہوا کہ چار پانچ آدمی زیادہ آئے ہیں اس پر آپ نے مجھے حکم دیا اسٹیشن سے اتنے ٹکٹ بٹالہ تا قادیان لائے جائیں۔ چنانچہ ٹکٹ آنے پر آپ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا اور فرمایا چونکہ یہ دوست گاڑی پر سواری کر چکے ہیں اور محکمہ ریلوے نے پوچھا نہیں مگر سرکار کو اس کا حق ملنا چاہیئے۔"

(الفرقان ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء ص۵)

حضرت میر صاحبؓ کی عمر نے زیادہ وفا نہ کی اور ۱۷ مارچ ۱۹۴۴ء کو چون سال کی عمر میں ہم کو داغ مفارقت دے گئے آپ کی وفات سے تعلق رکھنے والا ایک واقعہ قابل ذکر ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں

"جب حضرت میر صاحب اپنے بچپن کے زمانہ میں ایک دفعہ بیمار ہوئے تھے تو حضرت مسیح موعودؑ کے دعا کرنے پر حضور کو ان کے متعلق قرآنی آیت کے الفاظ میں یہ الہام ہوا تھا کہ "سلام قولاً من رب رحیم" اور وہ اس خدائی بشارت کے ماتحت اس وقت صحت یاب ہو گئے لیکن جب ان کا مقدر رحلت آگئی تو یہ عجیب توارد ہے بلکہ غیر معمولی تصرف الٰہی ہے کہ ان کے پہلو میں لیٰسین پڑھنے والے دوست جب اس آیت پر پہنچے کہ سلام قولا من رب رحیم" تو عین اس وقت حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے خدائی آواز پر لبیک کہا اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی گویا یہی آیت بچپن کے زمانہ میں میر صاحب کی دنیوی زندگی کی بشارت بنی اور اجل مقدر کے وقت آخری زندگی کی کامیابی کی بشارت بھی یہی قرآنی آیت بنی" (رسالہ الفرقان ستمبر اکتوبر ۱۹۶۱ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...... نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو جو خراج تحسین عطا فرمایا۔ اس کا ایک مختصر اقتباس حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہی کو رہتا تھا۔ وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے زندگی کے اس آخری دور میں کئی بار موت کے منہ سے بچے کیونکہ جلسہ سالانہ پر وہ اس طرح اندھا دھند کام کرتے تھے کہ کئی بار ان پر نمونیہ نے حملہ کیا میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے اور اتنا بڑا نقصان ہے کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں"

(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء)

بالآخر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت میر صاحب کے درجات کو بلند کرے آپ پر برکات نازل فرمائے اور ہم سب کو آپ کے پاک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

## عظیم الشان انعام

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"دیکھو کہ اس وقت ساری دنیا میں اسلام کی خدمت احمدیوں کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو اس قدر عظیم الشان ذمہ داری کا ملنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ انعام ہے جس کے لئے جسم کا ہر ذرہ بھی اگر قربان کرنا پڑے تو یہ قربانی اس انعام کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوگی"

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے جماعت احمدیہ کو مالی و جانی قربانیوں کی توفیق دے رکھی ہے تاہم کام کی وسعت کے پیش نظر انتہائی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کی مالی تحریکات (اشاعت اسلام۔ غیر زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## سالانہ تقریب

اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جامعہ نصرت ربوہ کی سالانہ تقریب مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۱ء ساڑھے چار بجے شام جامعہ نصرت میں منعقد ہو رہی ہے۔ کالج کی تمام اولڈ سٹوڈنٹس سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر اس تقریب کو کامیاب بنائیں۔ (سیکرٹری اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن جامعہ نصرت ربوہ)

## وقف جدید میں اقل ترین شرکت کے ثواب کا زمانہ پھر نہیں آئیگا

## "خدمت اسلام کو اک فضل الٰہی جانو"

وقف جدید میں شرکت کا معیار صرف آٹھ آنے ماہوار فی کس ہے فی ماہ ہے یعنی چھ روپے (-/۶) سالانہ۔ ظاہر ہے کہ یہ رقم جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ موجودہ زمانہ میں کوئی وقعت ہی نہیں رکھتی۔ لیکن اگر اس رقم کو ایک عام اوسط درجہ کا فرد اپنے گھرانے کے ہر فرد کے لئے لازم قرار دے لے تو اسلام کی مضبوطی کے لئے ایک قلعہ تیار ہو سکتا ہے اور اس کی تبلیغ کے لئے ایک فوج تیار ہو سکتی ہے۔

پس آئیے۔ ہم اسلام کے غلبہ اور استحکام کے سامان پیدا کرنے میں مدد دیں جو اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے۔ کہ اپنی مجلس کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے جس قدر بھی کام ہو اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تا مرکز مجلس کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آ جانی چاہئے جن قائدین نے ابھی تک گذشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ناظمین اضلاع کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

خاکسار بار بار آپ کی خدمت میں التماس کرتا چلا آرہا ہے کہ انصار اللہ کی غیر معمولی بیداری کا بہت کچھ انحصار آپ حضرات پر ہے۔ چنانچہ ایک حصہ نے اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو بڑی اچھی طرح نبھانا شروع کر دیا ہے اور مجالس میں بیداری کی ایک خوشکن رو پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور اپنے غیر معمولی فضلوں سے ہر طرح نوازے۔ خدا کرے باقیماندہ ناظمین بھی انہیں کی طرح خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن جائیں۔

(قائد مال)

## سالانہ جلسہ عطائے اسناد و انعامات

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ عطائے اسناد و انعامات مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۱ء بروز اتوار لجنہ ہال میں انعقاد پذیر ہوگا۔ ریہرسل ۱۷ اپریل شام ساڑھے چار بجے مذکورہ ہال میں ہوگی۔ جن طالبات کو گاؤن اور ہڈ کی ضرورت ہو وہ ۱۵ اپریل تک دفتر میں اطلاع دیں نیز پابندی اوقات ملحوظ رہے۔ (پرنسپل)

## اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم عبدالکریم جاوید بی ایس سی کا نکاح عزیزہ امۃ الحنیف صاحبہ ایم اے بنت مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر عمومی مکرم محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری نے ۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو گوجرہ میں پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالحمید تمغہ خدمت (وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ) بی اے الف سرگودھا)

# وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی ایک وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۲۰۴۱۲

میں شریف احمد اشرف ولد حافظ احمد علی صاحب قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: شریف احمد اشرف ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمد احمد جلیل سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ
گواہ شد: مبارک احمد قمر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

## مسل نمبر ۲۰۴۱۳

میں بیگم بی بی بیوہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۶ سال بیعت ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۱۰۵۰۔
۲۔ حق مہر وصول شدہ ۳۳۔
۳۔ نقد رقم ۱۳۔ ۴

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن

احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بیگم بی بی معرفت چوہدری محمد شریف پسر موصیہ۔ ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد: رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید ربوہ
گواہ شد: محمد شریف بھٹی پسر موصیہ ربوہ۔

## مسل نمبر ۲۰۴۱۴

میں ناصرہ بیگم بیوہ چوہدری عبدالرحمن صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا میانہ پورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ زیور طلائی مالیتی | ۱۵۰ روپے |
| ۲۔ مکان ایک عدد | ۲۰۰۰ ؍ |
| ۳۔ حق مہر وصول شدہ | ۱۵۰۰ ؍ |

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: ناصرہ بیگم۔ نیا میانہ پورہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد: چوہدری شاہ محمد ساکن نسیح گڑھ ؍
گواہ شد: چوہدری غلام علی ؍ ؍ ؍

## مسل نمبر ۲۰۴۱۵

میں محمد شریف ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم کمبوہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ملدار ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

ایک عدد مشترکہ مکان واقع موضع ملدار مالیتی ۰۰۰ جس میں میرا حصہ ۵ ہے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد شریف۔ سکنہ ملدار ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید۔
گواہ شد: محمد یوسف نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

# نہایت ضروری اعلان

## حفظ سترہ آیات کے بارے میں رپورٹ کا آخری موقع

امراء کرام اور صدر صاحبان کو اخبار کے علاوہ خطوط کے ذریعے بھی اطلاع بھجوائی جاچکی ہے کہ وہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کے بارے میں اپنے جملہ افراد کے متعلق ۲۰ اپریل سے پہلے پہلے رپورٹ ارسال فرمائیں۔ کیونکہ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جامع رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔
جن احباب نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ فوری طور پر توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہمارے طلباء اور طالبات۔ توجہ فرمائیں

ہمارے بعض درجوں کے طلباء تو اپنے سالانہ امتحانات سے فارغ ہوچکے اور بعض کے عنقریب شروع ہونے والے ہیں۔ وکالت مال تحریک جدید کامیاب ہونے والے طلباء کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے نیز دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین۔
سیدنا حضرت المصلح الموعود فضل عمر رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"
اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل میں مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

بالکل نیا تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
کاجل نور بصیر
تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک
لازمی چندہ جات
مرکز میں بھجوا دیا کریں
ناظر بیت المال

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اگر تم نظامِ عالم پر غور کرو تو تمہیں ذرّہ ذرّہ میں خدا تعالیٰ کا وجود نظر آئیگا

## تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ نے تمام اشیاء کو حق و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۶۵ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"زیر تفسیر آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسی امر کی طرف (توجہ) دلائی ہے کہ اگر تم نظام عالم پر غور کرو تو تمہیں ذرہ ذرہ میں خدا تعالیٰ کا وجود نظر آئے گا اور تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان جس قدر اشیاء پیدا کی ہیں ان تمام کو حق و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یعنی ان کی پیدائش بلاوجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے کوئی بہت بڑا مقصد کام کر رہا ہے اور چونکہ وہ مقصد اس دنیا میں پورا ہوتا نظر نہیں آتا اس لئے ضروری ہے کہ انسانی زندگی اسی دنیا تک محدود نہ ہو تاکہ وہ اس نظام کی عظمت کے مطابق اس اعلیٰ مقام کو حاصل کرے جس کے لئے اس کی پیدائش معرض وجود میں آئی ہے۔ اگر انسان کی زندگی صرف اس دنیا تک ختم ہو جانے والی ہوتی تو اس کے لئے اتنا بڑا انتظام جاری کرنا جس کے اسرار کو علوم کی انتہائی ترقی کے باوجود ابھی تک سائنس دان بھی معلوم نہیں کر سکے ایک لغو اور خلاف عقل فعل قرار پاتا ہے۔

مجھے یاد ہے ۱۹۴۶ء میں جب ہم نے قادیان میں ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے افتتاح کے لئے ڈاکٹر سر شانتی سروپ صاحب بھٹناگر ڈائریکٹر سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ گورنمنٹ آف انڈیا کو بلوایا تو انہوں نے تقریر کرتے ہوئے یہی کہا کہ آج سائنس دان کے غرور کا سر اس قدر نیچا ہو چکا ہے کہ وہ ہرگز یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ سائنس ان اشیاء کی بھی مناسب تشریح کر سکتی ہے جو ظاہری طور پر بھی نظر آتی ہے۔ اور جب زمین و آسمان میں اس قدر اسرار پائے جاتے ہیں کہ سائنس اپنی تمام ترقی کے باوجود ابھی مادیات میں سے بھی ایک بہت چھوٹے سے حصے کی تشریح کر سکتی ہے۔ تو پھر اس وسیع کائنات کو جس وجود کے لئے ایک خادم کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس کی پیدائش کو عبث قرار دینا کس طرح درست ہو سکتا ہے

پھر فرماتا ہے

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ

رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں بھی عقلمند لوگوں کے لئے بڑے بھاری نشان ہیں۔ اس جگہ میں اللہ تعالیٰ نے پھر اپنی رحمانیت کا ثبوت پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور سورج اور چاند اور ستارے وغیرہ بنائے اسی طرح اس نے اپنی رحمانیت کے ماتحت یہ بھی انتظام کیا ہوا ہے کہ رات اور دن کا ایک تسلسل جاری ہے اور ہر رات کے بعد ایک دن کا ظہور ہوتا ہے۔ اگر رات نہ آتی تو انسان اپنی طاقتوں کو کھو بیٹھتا۔ اور اگر دن نہ چڑھتا تو انسانی زندگی بے کار ہو کر رہ جاتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ کے ماتحت رات اور دن بنا دیئے تاکہ انسان اپنی نیند پوری کر کے قویٰ میں تازگی حاصل کرے اور دن بھر کام کر کے اپنے آپ کو مفید وجود بنائے۔ رات اور دن کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے روحانی رنگ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مادی ظلمت کو دور کرنے کے لئے انتظام کر رکھا ہے۔ روحانی طور پر بھی ظلمت اور نور کا ایک سلسلہ جاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر رکھے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں روحانی ظلمتیں کافور ہوتی رہتی ہیں ان سامانوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ ملائکہ انسانی قلوب میں نیک تحریکات کرتے رہتے ہیں اور انہیں ظلمات سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب بنی نوع انسان کی اکثریت ظلمت میں گرفتار ہو جائے اور ملکی تحریکات ان پر اثر نہ کریں اور شیطان ان پر تسلط جما لے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور مامورین کے ذریعہ ان کی ظلمتوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ لوگ روحانی عالم کے آفتاب و ماہتاب ہوتے ہیں اور ان پر ایمان لانے والے ستاروں کی طرح دنیا کی ہدایت کا موجب بنتے ہیں۔ غرض

اِخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ

میں اللہ تعالیٰ نے رحمانیت کے اس فیضان کی طرف توجہ دلائی ہے جس کے ذریعہ ملائکہ اور انبیاء اور مامورین اور مجددین اور اولیاء وغیرہ بنی نوع انسان کو ظلمات سے نور کی طرف لے جاتے ہیں اور دنیا کو تباہ ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔"

## تقریب شادی

ربوہ ۳ شہادت ۱۳۵۰ ہش مطابق ۳ اپریل ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر چوہدری منصور احمد صاحب مبشر ابن مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی سابق ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اور عزیزہ سیدہ امۃ السلام طاہرہ صاحبہ بنت مکرم سید عبد السلام صاحب مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۲ جون ۱۹۷۰ء کو مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا تھا۔

بارات کے محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی زیر قیادت لڑکی کے ماموں مکرم سید رشید احمد صاحب ارشد کے مکان واقعہ محلہ دارالصدر شرقی پہنچنے پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

اگلے روز یعنی ۴ شہادت (مطابق ۴ اپریل ۱۹۷۱ء) مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب نے اپنے کوارٹر واقعہ دارالصدر شرقی پر اپنے صاحبزادہ عزیزم منصور احمد صاحب مبشر کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بعض افراد کے علاوہ بہت سے مقامی احباب بھی مدعو تھے۔

دعوت طعام کے اختتام پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے طرفین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

## صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت (اپریل) کو ختم ہو رہا ہے بقایاجات جلد ادا فرمائیے

(ناظر بیت المال آمد)

## سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

بعض جماعتوں اور احباب کی طرف سے آمدہ چندہ جات کی رقوم تفصیل نہ ہونے کے باعث خزانہ میں مد "بلا تفصیل" پڑی ہیں۔ جن کی تفصیل بھجوانے کے لئے متعلقہ احباب اور سیکرٹریان مال کو لکھا گیا مگر اکثر کی طرف سے تاحال تفصیل موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ اطلاعاً عرض کیا جاتا ہے کہ بلا تفصیل رقوم کی تفصیل از راہ کرم ایک ہفتہ کے اندر اندر نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ورنہ ایسی تمام رقوم چندہ عام میں داخل کر دی جائیں گی جن کی بعد میں تبدیلی نہ ہو سکے گی

(ناظر بیت المال آمد)

## درخواست دعا

میری نانی صاحبہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم محترم محمد سعید خان صاحب (جو مکرم محترم ڈاکٹر غفور الحق صاحب مرحوم کی نسبتی ہمشیرہ ہیں) راولپنڈی میں شدید بیمار ہیں ان کا ۲ ماہ ہوئے پتہ کا اپریشن ہوا تھا جو کامیاب نہیں ہو سکا وہ شدید تکلیف میں ہیں اور حالت خطرناک ہے۔ احباب جماعت بالخصوص صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے التجا ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (شیخ نور الحق راولپنڈی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷